۹۰۰ء میں دنیا کا پہلا مطبوعہ قرآن سلجوقی دور میں شائع ہوا

پہلی مطبوعہ انجیل مطبع گوٹن برگ سے ۱۴۰۰عیسوی میں شائع ہوئی

کئی سال پہلے شعبۂ فلسفہ کے استاد اور سابق مسجل جامعہ کراچی جناب ڈاکٹر قاضی عبدالقادر صاحب نے مطبع کی ایجاد سے متعلق اس عمومی تاثر کی تردید میں ایک مضمون ماہنامہ ''سائنس'' کے لیے تحریر کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ چھاپہ خانہ (Printing Press) کی ایجاد کو ایک جرمن موجد گوٹن برگ کے سر نہیں باندھا جاسکتا کیوں کہ جرمنی میں چھاپے خانے کی ایجاد سے ۵۰۰ سال قبل دنیائے اسلام میں مسلمان چھاپہ خانہ ایجاد کر چکے تھے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی اس تحریر کو علمی حلقوں میں پذیرائی نہیں مل سکی۔ اس تحریر کے کئی سال بعد ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے ۵رجنوری ۱۹۸۶ء کو مدیر معارف اعظم گڑھ کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں چھاپہ خانے کی ایجاد سے متعلق اپنی معلومات تحریر فرمائیں۔ اس خط سے یہ معلوم ہوا کہ جرمنی میں گوٹن برگ کے مطبع خانے کے آغاز سے ۵۰۰ سال پہلے سلجوقی دور میں یعنی تقریباً ۱۰۰۰سن عیسوی میں مسلمان مطبع ایجاد کر چکے تھے۔ پہلی مطبوعہ انجیل گوٹن برگ کے چھاپے خانے میں چودہویں صدی میں طبع ہورہی تھی لیکن اس سے ۵۰۰ سال قبل ایک ہزار عیسوی میں قرآن مجید طباعت کی منزل سے گزر چکا تھا۔ اس اعتبار سے دنیا کی پہلی مطبوعہ الہامی کتاب قرآن مجید ہے۔ ان کا یہ خط اعظم گڑھ سے شائع ہونے والے ''معارف'' کے شمارہ فروری ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ یہ خط جناب راشد شیخ کی مرتبہ کتاب ڈاکٹر حمید اللہ کے صفحہ ۶۵۔۴۶۴ پر شائع کیا گیا ہے۔

ان کی تحریر درج ذیل ہے:

۵رجنوری ۱۹۸۶ء

مخدوم ومحترم مدفیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل شام ستمبر ۱۹۸۵ء کا معارف ملا۔ رات کو ورق گردانی کی، سب ہی مضامین دلچسپ ہیں۔ بارک اللہ۔

(۱) وراقت کا مضمون ابھی مکمل نہیں ہوا ہے، احتیاطاً ایک چیز کا ذکر کرتا ہوں۔ گوٹن برگ (فوت ۱۴۶۸ء) فن طباعت کا موجد مانا جاتا ہے۔ حال میں مجھے پتہ چلا کہ ویانا (آسٹریا) کے کتب خانۂ عام میں ایک ٹکڑا قرآن مجید کا موجود ہے جو گوٹن برگ سے پانچ سو سال قبل سلجوقی دور میں (غالباً مصر میں) چھپا ہے۔ اور یہ تاریخ فرنگی محققوں نے بیان کی ہے۔ آسٹریا کو فوراً خط لکھ کر اس کا فوٹو منگایا، واقعی قابل دید اور قابل ذکر چیز ہے۔ میں اسے اپنے فرانسیسی مقالے ''تاریخ خط عربی'' میں چھاپ بھی رہا ہوں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے اس خط کی روشنی میں ڈاکٹر قاضی عبدالقادر صاحب کے چونکا دینے والے مضمون کو قندِ مکرر کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس موضوع پر تاریخی حوالوں کے ساتھ جلد تحقیقی مقالہ پیش کیا جائے گا۔ اگر کسی محقق نے اس موضوع پر کام کیا ہے تو ہمارے صفحات ان کے لیے حاضر ہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ مطبع کی ایجاد سے متعلق ایک تاریخی حقیقت کو دانستہ طور پر کئی صدیوں تک کیوں چھپایا گیا۔ اس کی وجہ وہ تعصب ہے جو مسلمانوں کی علمی اور تحقیقی خدمات سے دنیا کے تمام خطوں میں برتا جا رہا ہے اور صرف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ اس قوم کے افسانوں میں بوئے خوں یعنی شہیدوں کے لہو کی خوشبو کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری خوشبوئیں شامل ہیں لیکن ان خوشبوؤں کو محسوس کرنے کے لیے ایک ایسا دل، ایک ایسی عقل اور ایک ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جو عصبیت کی سطح سے اوپر اٹھ سکے اور صداقتوں کو ان کے حقیقی تناظر میں دیکھ سکے۔ عصبیت، ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہنے والے کم از کم اس اس بات کا دعویٰ تو نہ کریں کہ وہ بڑے وسیع النظر، وسیع الخیال، غیر متعصب اور آزاد خیال تہذیب کے علمبردار ہیں جہاں ہر ایک کو اس کی استعداد کے مطابق حق دیا جاتا ہے اور ہر سچائی بلا چون وچرا اور بلا حیل وحجت تسلیم کر لی جاتی ہے۔

ہر وہ تحقیق یا ایجاد یا خوبی جس کا تعلق کسی مسلم دور، مسلم شخصیت، مسلم تہذیب یا مسلم تاریخ سے ثابت ہو جائے اس تحقیق خوبی اور ایجاد کو تاویل وتحریف کے ذریعے مسخ اور رائگاں کرنے کی بھرپور کوششوں کا نام آج کل آزاد خیالی، روشن خیالی، جدیدیت، ماڈرنسٹ فکر اور لبرل فکر قرار دے دیا گیا ہے۔